نماز تروایح کو بدعت کہنے والے شیعوں کا رد

ہم ان شاء اللہ نماز تراویح نبی ﷺ سے فریقین کی کتب سے ثابت کریں گے

اللہ ہم سب کو سنت الرسول ﷺ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

اور گمراہ فرقے کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۱. کیا نماز تراویح بدعت ہے؟

۲. کیا نماز تراویح حضرت عمر بن خطاب کی سنت ہے؟

۳. کیا نماز تراویح کی تعداد متعین ہے؟

۴. اھل التشیع کی کتب سے نماز تراویح کا ثبوت

۵. شیعہ کے نزدیک عیدِ نیروز کی بدعت

١. کیا نماز تراویح بدعت ہے؟

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم

یہ کہنا کہ نماز تراویح بدعت ہے، سراسر غلط اور ناانصافی ہے کیونکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نماز تراویح ادا کرنا سنت ہے، جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے بھی اپنی کتاب "المجموع" میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

اور اسی طرح نماز تراویح کی ادائیگی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت دلاتے ہوئے فرمایا :

" جس نے بھی رمضان المبارک میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر ٣٧- صحیح مسلم حدیث نمبر (٧٦٠)۔

تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل پر عمل کے ساتھ ترغیب اور مسلمانوں کا نماز تراویح کے استحباب پر اجماع ہونے کے باوجود نماز تراویح بدعت کیسے ہو سکتی ہے؟

اور مزید نبی ﷺ سے باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا ثبوت بھی ملتا ہے اور منع کرنے کا ثبوت نہیں ملتا جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ میں ہے :

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو تین راتیں قیام کروایااور چوتھی رات نماز نہ پڑھائی، اور فرمایا: مجھے خدشہ تھا کہ تم پر فرض نہ کر دیا جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر ۸۷۲

اور مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں :

”لیکن مجھے یہ خوف ہوا کہ تم پر رات کی نماز فرض کر دی جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز آجاؤ "

صحیح مسلم حدیث نمبر (۱۲۷۱).

اور یہ ہو سکتا کہ جس نے اسے بدعت کہا ہو وہ مساجد میں باجماعت ادائیگی کو بدعت قرار دیتا ہو ۔

لیکن یہ قول بھی صحیح نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کرام کو کچھ راتیں اس کی جماعت کروائی تھی، پھر اسے باجماعت اس لیے ترک کیا کہ کہیں تراویح کی جماعت مسلمانوں پر فرض ہی نہ ہو جائے، لھذا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے اور فرض ہونے کا خطرہ جاتا رہا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی چیز کا فرض ہونا ممکن نہیں رہا اسی

لیے عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے مسلمانوں کو ایک قاری پر جمع کر دیا اور انہیں باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا کہا۔

۲. کیا نماز تراویح حضرت عمر بن خطاب کی سنت ہے ؟

کیا یہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی سنت ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ایسا نہیں تھا، بلکہ یہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں ہوا ہے، یا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور سنت ہے ؟ !

لہذا بعض لوگوں کا دعوی ہے کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا طریقہ اور سنت ہے، اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ :

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ اور تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں، اور ایک رات عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ باہر نکلے تو لوگ نماز ادا کر رہے تھے، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

"یہ بدعت اور طریقہ اچھا ہے "

یہ اس کی دلیل ہے کہ اس سے قبل یہ مشروع نہ تھی .....

لیکن یہ قول ضعیف ہے، اور اس کا قائل صحیحین وغیرہ کی اس حدیث سے غافل ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو تین راتیں قیام کروایا اور چوتھی رات نماز نہ پڑھائی، اور فرمایا: مجھے خدشہ تھا کہ تم پر فرض نہ کر دیا جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر ۸۷۲

اور مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں :

"لیکن مجھے یہ خوف ہوا کہ تم پر رات کی نماز فرض کر دی جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز آجاؤ "

صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۲۷۱

لہذا سنت نبویہ سے تراویح ثابت ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تسلسل کے ساتھ جاری نہ رکھنے کا مانع ذکر کیا ہے نہ کہ اس کی مشروعیت کا، اور وہ مانع اور علت فرض ہو جانے کا خدشہ تھا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے یہ خوف زائل ہو چکا ہے، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو وحی بھی منقطع ہو گئی اور اس کی فرضیت کا خدشہ بھی جاتا رہا، لہذا جب انقطاع وحی سے علت زائل اور ختم ہو چکی جو کہ فرضیت کا خدشہ اور خوف تھا، تو معلول کا زوال ثابت ہو گیا، تو پھر اس وقت اس کا سنت ہونا واپس پلٹ آئے گا.

دیکھیں: الشرح الممتع لابن عثیمین ۷۸/۴

اور صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کام بھی کرنا پسند کرتے اور اسے صرف اس خدشہ سے ترک کر دیتے تھے کہ لوگ اس پر عمل شروع کر دینگے اور یہ ان پر فرض کر دیا جائے گا ...

صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۰۶۰/ صحیح مسلم صلاۃ المسافرین حدیث نمبر ۱۱۷۴ .

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر مکمل شفقت و مہربانی کا بیان پایا جاتا ہے.

اھـ

لہذا یہ کہنا کہ نماز تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں بلاوجہ اور غلط ہے، بلکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خدشہ کے پیش نظر اسے ترک کیا تھا کہ کہیں یہ امت پر فرض نہ ہو جائے، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے تو یہ خدشہ جاتا رہا .

اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ مرتدین کے ساتھ لڑائی اور جنگ میں مشغول رہے، اور پھر ان کی خلافت کا عرصہ بھی بہت ہی قلیل (دو برس) ہے، اور جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا دور آیا

اور مسلمانوں کے معاملات درست ہو گئے تو لوگ رمضان المبارک میں اسی طرح نماز تراویح کے لیے جمع ہو گئے جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع ہوئے تھے .

لہٰذا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جو کچھ کیا ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ انہوں اس سنت کا احیاء کیا اور اسے کی طرف واپس گئے .

۳. کیا نماز تراویح کی تعداد متعین ہے؟

نماز تر واتح کا وقت نماز عشاء کے بعد سے لیکر طلوع فجر تک رہتا ہے اور نماز تراویح کی تعداد متعین نہیں ہے بلکہ کم یا زیادہ پڑھنا جائز ہیں اور یہ مقتدیوں پر ہے کہ وہ رات کے شروع میں پڑھیں یا آخر میں جو بھی انہیں مناسب معلوم ہوتا ہو اس پر عمل کریں

لیکن افضل یہی ہے کہ سنت پر عمل کیا جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تعداد ثابت ہے اسی پر عمل کیا جائے اور افضل بھی یہی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان اور غیر رمضان میں کبھی بھی گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کی تھیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے نماز تر واتح میں رکعات کی تعداد ذکر کرنے کے بعد کہا ہے :

اس معاملہ میں وسعت پائی جاتی ہے ، بلکہ جو گیارہ رکعت ادا کرتا ہے یا جو تئیس رکعات ادا کرے اسے غلط نہیں کہنا چاہیے ، بلکہ الحمد للہ اس میں وسعت پائی جاتی ہے۔اھ۔

دیکھیں فتاوی الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی (۱/۴۰۷)۔

لیکن سنت یہی ہے کہ گیارہ رکعت ادا کی جائیں

۴. اھل التشیع کی کتب سے نماز تراویح کا ثبوت

ہم سب اھل التشیع سے واقف ہیں ان کا ہر عمل تقریبا مسلمانوں سے مختلف ہوتا ہے مثلا شھادتین، نماز، روزہ، زکاۃ، حج وغیرہ اور میں چاہتا ہوں کہ میں تھوڑا سا اس فرقے کے بارے میں تعرف کروادوں جو یہ ہم مسلمانوں کے بارے میں گمان رکھتے ہیں۔

جسیا کہ شیعوں کے شیخ صدوق نے روایت نقل کی ہے کہ:

باب ۳۱۵: وہ سبب جس کی بناپر عامۃ "سنی" جو کچھ کہتے ہیں اس کے خلاف اختیار کرنا واجب ہے

- 4 حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ کبھی کبھی میرے لیئے ایسا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ بغیر اس کو معلوم کئے چارہ نہیں ہوتا مگر جس شہر میں جاتا ہوں اس میں آپ کے دوست واروں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جس سے میں فتوی لوں۔آپ نے فرمایا ایسے موقع پر تم "سنی" فقیہ شہر کے پاس جاو اس سے مسئلہ پوچھو اور وہ تم کو جو فتوی دے اس کے خلاف عمل کرو اس لئے کہ اس کے خلاف ہی میں حق ہو گا۔

شیعہ کتاب: علل الشرائع / جلد ۲/ صفحہ ۵۱۹

ایک اور جگہ روایت نقل ہوئی ہے کہ : امام سجاد نے کہا: اگر تم بدعتی لوگوں سے ملو جو غیر شیعہ یا نئے شیعہ نہ ہوں۔ تو ان سے اعلان براءت کرو، انہیں گالیاں دو، ان کی غیبت کرو، اور ان پر جھوٹے الزام لگاؤ۔ اور ان کی بدخوئی کرو جھوٹ بول بول کر اور بہتان لگا کر۔

شیعہ کتاب: وسائل الشیعۃ ج ۱۱ ص ۵۰۸

اب مسلمانوں کو ان سے کیا اچھی امید رکھنی چاہیئے جو ہمارے بارے میں ایسی سوچ رکھتے ہوں۔ اللہ تعالی ان گمراہوں کو ہدایت دے اور سنت الرسول ﷺ پر چلنے کی توفیق دے۔

نماز تراویح کے بارے میں اکثر شیعوں کا یہ گمان ہے کہ یہ بدعت ہے جبکہ ان کو اپنی بدعات نظر نہیں آتی جو کہ نہ تو نبی ﷺ سے ثابت ہیں اور نہ ہی ائمہ اھل البیت رضوان اللہ علیھم اجمعین سے اور جب ہم شیعہ کو ان کی اپنی کتب سے نماز تراویح کا ثبوت پیش کرتے ہیں تو حیرت انگیز ہوتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ " ٹھیک ہے مان جاتے ہیں نماز تراویح سنت سے ثابت ہے لیکن باجماعت نماز تراویح پڑھنا ثابت نہیں"

اور جب ہم انہیں نبی ﷺ باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا ثبوت دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ نہیں یہ حدیث ضعیف ہے یا تو پھر نہ ماننے والا کام کرتے ہیں لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ نماز تراویح کو شیعہ بدعت سمجھتے ہیں لیکن عید نیروز جو کہ مجوسیوں کی عید ہے اس بارے میں کہتے ہیں کہ اس دن روزہ بھی رکھنا چاہیئے اور غسل کرنا چاہیئے اور نمازیں بھی پڑھنی چاہیئے۔ العجب

شیعہ کتب سے نبی ﷺ سے باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا ثبوت:

دلیل ۱:

ابی عبداللہ علیہ السلام سے رمضان میں کثرت سے نوافل پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ رمضان کے مہینے میں نوافل میں زیادتی کرتے تھے اور جب آپ نماز پڑھتے تو لوگ آپ کے پیچھے صفیں باندھ کر کھڑتے ہو جاتے اور یہ عمل تین دن تک جاری رہا۔

شیعہ کتب کے حوالے:

کتاب الکافی ۴: ۱۵۴|۲.

کتاب وسائل الشیعہ ج ۸ ص ۱۷۔۴۸

الاستبصار ۱: ۴۶۱|۱۷۹۲

تھذیب الاحکام جلد ۳/- باب فضل شھر رمضان والصلاۃ فیہ زیادۃ علی النوافل المذکورۃ فی سائر الشھور/ص[۵۸][۱۷]

اب اس میں شیعہ ایک شبھہ پیدا کرتے ہیں کہ اس میں تو نماز تراویح نہیں لکھا ہوا ہے تو میں کہتا ہوں کہ نماز تراویح نفلی عبادت ہے جو اس روایت میں بھی ذکر ہوا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تراویح پڑھنے کی اجازت دی

عمار سے روایت ہے کہ عمار نے امام صادق (ع) سے ماہ رمضان کے نوافل کے بارے میں سوال کیا کہ آیا وہ مساجد میں (جماعت) کے ساتھ پڑھے جاسکتے ہیں؟ فرمایا: جب حضرت امیر (ع) کوفہ میں تشریف لائے تو امام حسن (ع) کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کرائیں کہ ماہ رمضان (نماز نافلہ) مسجدوں میں جماعت کے ساتھ ادا نہیں ہوگی. چنانچہ امام حسن (ع) جناب امیر المومنین (ع) کے حکم کے مطابق منادی کرادی. جب لوگوں نے امام حسن (ع) کا اعلان سنا تو چلا چلا کر کہنا شروع کیا: واعمراہ، واعمراہ (ہائے عمر، ہائے عمر). جب امام حسن (ع) واپس آئے تو جناب امام علی (ع) نے پوچھا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ عرض کیا کہ لوگ چیخ چیخ کر کہ رہے ہیں، واعمراہ، واعمراہ تو امام علی (ع) نے فرمایا: ان سے کہو کہ جس طرح چاہتے ہو پڑھو.

تہذیب الاحکام / طوسی / ج ۱ / ص ۳۵۶ / باب: ۲۳ / حدیث ۳۰

کتاب وسائل الشیعۃ ج ۸ ص ۴۸-۱۷

علامہ مجلسی نے مندرجہ بالا حدیث کی سند کو موثق (قابل اعتماد) کہا ہے

ملاذ الأخیار فی فہم تہذیب الأخبار، ج ۵، ص: ۲۹

الشیخ محمد حسن النجفی نے بھی اس کی توثیق کی ہے

جواہر الکلام (فی شرح شرائع الاسلام) / جلد ۱۳/ ص ۱۴۰-۱۴۱

میرزا ابو القاسم القمی نے بھی اس کی توثیق کی ہے

شیعہ کتاب: غنائم الایام فی مسائل الحلال والحرام / جلد ۳/ ص ۱۰۳-۱۱۰

****

اب شیعہ کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ شیر خدا ہیں اور امام معصوم ہیں تو انہوں نے بدعت کے خلاف تلوار کیوں نہ اٹھائی؟

کیوں لوگوں کو منع نہیں فرمایا؟ اور لوگوں کو کس طرح با جماعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دی؟

اور آج تم سارا رمضان مسلمانوں کو تنگ کرتے ہو کہ یہ بدعت ہے؟!!!

امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے نماز تراویح کا ثبوت

دلیل ۲:

ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ نماز میں زیادتی کرتے اور میں بھی نماز میں زیادتی کرتا ہوں اور آپ بھی زیادتی کیا کرو۔

التھذیب ۳: ٦٠ | ۲۰۴،

التہذیب ۳: ۶۰ | ۲۰۵،

التہذیب ۳: ۶۰ | ۲۰۶

التہذیب ۳: ۶۰ | ۲۰۷

الاستبصار ا: ۴۶۰ | ۱۷۸۹

الاستبصار ا: ۴۶۰ | ۱۷۹۰.

الاستبصار ا: ۴۶۱ | ۱۷۹۳

الاستبصار ا: ۴۶۱ | ۱۷۹۵.

ایک اور جگہ امام جعفر رحمۃ اللہ سے روایت ہے:

ابی عبداللہ علیہ السلام سے رمضان میں نمازوں کے متعلق سوال کیا تو فرماتے ہیں:

رمضان کے مہینے سے کوئی اور چیز نہیں مل سکتی، اس مہینے کا اپنا حق ہے اور یہ حرمت ہے اور اس مہینے میں جتنا ہو سکے استطاعت کے مطابق کثرت سے نمازیں پڑھو

شیعہ کتاب: وسائل الشیعۃ/ جلد ۸/ ص ۲۴

سیدنا امام زین العابدین "علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب" سے ثبوت

شیعہ کے مطابق یہ ان کے چھوتھے امام ہیں ان کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کثرت سے رمضان میں نمازیں پڑھا کرتے تھے اور دن اور رات کو ملا کر مکمل ہزار رکعتیں پڑھتے تھے۔

شیعہ کتاب: مصباح المتہجد: : ۵۲۴

۵. شیعہ کے نزدیک عیدِ نیروز کی بدعت:

مسلمانوں کے نزدیک دو عیدوں کے علاوں اور کوئی عید نہیں اور عیدِ نیروز یہ مجوسیوں کی عید ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ شیعہ اسے خوشی سے منانے کا اعلان کرتے ہیں جبکہ نبی ﷺ کی سنت تراویح بدعت ہے۔ ! ! !

علی علیہ السلام کے پاس نیروز کا ہدیہ پیش کیا گیا، فرمایا یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ امیر المومنین آج نیروز کا دن ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے لئے کاش ہر دن نیروز کا دن ہو

شیعہ کتاب: یوسف البحرانی فی الحدائق الناضرۃ ۱۸۰/۱۰

مجوسیوں کی عید نیروز کے دن شیعہ کے نزدیک غسل کرنا مستحب ہے۔

وسائل الشیعة ۳/۳۳۵

بلکہ عیدِ نیروز کے دن شیعوں کیلیئے نوافل نماز ادا کرنا، غسل کرنا، روزہ رکھنا، اچھے لباس پہننا، خوشبو لگانا مستحب ہے۔

وسائل الشیعة ج ۸ ص ۱۷۲

آخر میں ہم عقلمند شیعوں کو دعوت دیتے ہیں کہ حق کی طرف آ و اور صحیح دین اسلام پر ڈٹ جائیں جو دین ہمیں محمد ﷺ دے کر گئے تھے اور جس دن پر محمد ﷺ کے صحابہ اور جس دین پر محمد ﷺ کے آل البت رضوان اللہ علیھم اجمعین تھے۔

اللہ ہم سب کو حق کو حق پہچاننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے

اور باطل کو باطل پہچاننے اور اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

الداعی الی الخیر وخادم آل البیت والصحابہ

ابو عبد الرحمٰن السّلفی